قرآن کریم کی مستند عربی تفسیر پہلی مرتبہ اُردو میں

تفسیرِ بغوی اُردو

المعروف مَعالِمُ التَّنزِیل

ازامام الکبیر ابومحمد حسین بن مسعود الفرأ بغوی شافعی رحمہ اللہ متوفی ۵۱۶ھ

جلد پنجم سُورَۃ الرُّوم تا سُورَۃُ الجَاثِیہ

خصوصیات

- قرآنی متن ترجمہ اور تفسیر جلی حروف میں
- ترجمہ از حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ
- فقہی احکام اور مسائل کا التزام
- مفسرین کے متعدد اقوال ایک ہی جگہ پر
- تفسیر کے علاوہ قرآنی الفاظ کی علیحدہ تشریح و تفسیر
- قرآنی واقعات کی متعدد روایات یکجا
- صرفی نحوی لغوی تحقیق کے ساتھ مستند تحقیقی تفسیر
- تفسیر کے مطابق قرآنی متن و ترجمہ اپنی جگہ پر

بشمول قرآنی فضائل وخواص

ازابومحمد عبداللہ یافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۸ھ)

وحضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ

(تلمیذ رشید حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ)

تعارف تفسیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ
چوک فوارہ مُلتان پاکستان
0322-6180738, 061-4519240

قرآن کریم کی مستند عربی تفسیر پہلی مرتبہ اُردو میں

تفسیرِ بغوی اُردو

المعروف مَعَالِمُ التَّنْزِيل

از امام الکبیر محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود الفراء بغوی شافعی رحمہ اللہ متوفی ۵۱۶ھ

جلد پنجم سُوْرَۃُ الرُّوم تا سُوْرَۃُ الْجَاثِیَہ

بشمول قرآنی فضائل وخواص

از امام ابو محمد عبداللہ یافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۸ھ)

وحضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ

(تلمیذ رشید حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ)

تعارف تفسیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

کے قلم سے

ترجمہ از

اشرفیہ مجلس علم وتحقیق

خصوصیات

- قرآنی متن ترجمہ اور تفسیر جلی حروف میں
- آسان ترجمہ از حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ
- فقہی احکام اور مسائل کا التزام
- مفسرین کے متعدد اقوال ایک ہی جگہ پر
- عام تفسیر کے علاوہ قرآنی الفاظ کی علیحدہ تشریح وتفسیر
- قرآنی واقعات کی متعدد روایات یکجا
- صرفی نحوی لغوی تحقیق کے ساتھ مستند تحقیقی تفسیر
- تفسیر کے مطابق قرآنی متن وترجمہ اپنی جگہ پر
- منتخب قرآنی آیات کے فضائل وخواص

اِدارۂ تالِیفاتِ اَشرفِیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(0322-6180738, 061-4519240

تفسیر بغوی اردو

تاریخ اشاعت..........رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ

ناشر..........................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت.................. سلامت اقبال پریس ملتان

قانونی مشیر

محمد اکبر ساجد

(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ملتان)

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔
الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔
پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں
تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان

مکتبہ سید احمد شہید........اردو بازار......لاہور — دارالاشاعت.......اُردو بازار...........کراچی

مکتبہ علمیہ.................اکوڑہ خٹک.......پشاور — مکتبہ رشیدیہ......سرکی روڈ.....کوئٹہ

اسلامی کتاب گھر.....خیابان سرسید.....راولپنڈی — مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار......پشاور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K 119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

ترجمہ اور بہت سی بستیاں ہیں جن کو میں نے (ان کی طرح) مہلت دی تھی اور وہ (ان ہی کی طرح) نافرمانی کرتی تھیں پھر میں نے ان کو (عذاب میں) پکڑ لیا اور (سب کو) میری ہی طرف لوٹنا ہوگا (اور) آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ اے لوگوں میں تو صرف تمہارے لئے ایک آشکارا ڈرانے والا ہوں سو جو لوگ (اس ڈر کو سن کر) ایمان لے آئے اور اچھے کام کرنے لگے ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے اور جو لوگ ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کرتے رہتے ہیں (نبی کو اور اہل ایمان کو) ہرانے کے لئے ایسے لوگ دوزخ (میں رہنے) والے ہیں اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کے قبل کوئی رسول اور کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس کو یہ قصہ پیش نہ آیا ہو کہ جب اس نے (اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے) کچھ پڑھا (تب ہی) شیطان نے اس کے پڑھنے میں (کفار کے قلوب میں) شبہ ڈالا۔ پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو (جوابات قاطعہ سے) نیست و نابود کر دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنی آیات (کے مضامین) کو زیادہ مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب علم والا خوب حکمت والا ہے۔

تفسیر ⑱ "و کایّن من قریة املیت لها" ہم نے ان کو مہلت دی۔ "وهی ظالمة ثم اخذتها و الیّ المصیر"

⑲ "قل یا یها النّاس انّما أنا لکم نذیر مبین"

⑳ "فالذین آمنوا وعملوا الصالحات لهم مغفرة ورزق کریم" رزق کریم سے مراد وہ اشیاء جو کبھی ختم نہ ہونے والی۔ بعض نے کہا کہ اس سے مراد جنت ہے۔

㉑ "والذین سعوا فی اٰیاتنا" اور جو لوگ ردّ کرنے کے لیے ہماری آیات کے متعلق کوشش کرتے رہتے ہیں۔ "معاجزین" ابن کثیر اور ابو عمرو نے معجزین تشدید کے ساتھ پڑھا ہے اور سورۃ سبا میں بھی تا کہ وہ لوگوں کو ان کے ایمان سے ورغلائیں اور دوسرے قراء نے معاجزین الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس سے مراد معاندین ہیں۔ قتادہ نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ اپنے خیال میں ہمیں ہرانا چاہتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ نہ قیامت ہوگی نہ دوزخ اور نہ ہی جنت اور "یعجزوننا" کا معنی یہ ہے کہ ہم ان کو فوت کر دیں گے اور وہ ہم پر قادر نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "أم حسب الذین یعملون السیئات أن یسبقونا" "اولئک اصحاب الجحیم" کہ وہ ہمیں عاجز کر دیں اور ہم پر غلبہ حاصل کرلیں۔ ہر ایک کے سامنے دوسرا عاجز ہو جائے، دوسرا ہار جائے۔

㉒ "وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته"

حضرت ابن عباس اور محمد بن کعب قرظی کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی قوم والوں نے رُخ پھیر لیا اور کلام اللہ سے ان کا دور دور رہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شاق گزرا تو آپ کے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی کہ کاش! اللہ کی طرف سے کوئی ایسا طریقہ پیدا ہو جاتا جس سے قوم والے آپ کے قریب آ جاتے۔ آپ کو قوم والوں کے مسلمان ہو جانے کی بڑی ہی رغبت تھی۔ چنانچہ ایک روز آپ قریش کے جلسہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ نجم نازل ہوئی۔ آپ نے لوگوں کے سامنے

پڑھ کر سنائی۔ جب پڑھتے پڑھتے آیت "افرائیتم الات والعزی ومنوۃ الثالثۃ الاخری" پر پہنچے تو شیطان نے وہ دلی خواہش جو آپ کے سینے میں پیدا ہوتی رہتی تھی، زبان سے نکلوادی اور آپ کی زبان سے آیت مذکورہ کے بعد نکل گیا۔

"تلک الغرانیق العلٰی و انّ شفاعتھن لترتجٰی"

قریش نے جب یہ الفاظ سنے تو بڑے خوش ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تلاوت میں مستغرق رہے اور اسی طرح سورۃ ختم کرلی تو آخر سورۃ میں سجدہ کیا، آپ کے سجدہ کرنے کی وجہ سے تمام مسلمانوں نے بھی سجدہ کیا اور کعبہ میں جو مشرک تھے، انہوں نے بھی سجدہ کیا، کوئی مسلمان یا مشرک بغیر سجدہ کے نہیں رہا، صرف ولید بن مغیرہ اور سعید بن عاص نے سجدہ نہیں کیا اور ایک ایک مٹھی کنکریاں اُٹھا کر اپنی پیشانی سے لگالیں۔ بات یہ تھی کہ یہ دونوں بہت بوڑھے تھے، سجدہ کرنے کی ان میں طاقت نہیں تھی۔ اس کے بعد قریش منتشر ہوگئے اور اپنے معبودوں کا ذکر جو سنا تھا، اس سے بڑے خوش تھے اور اب کہہ رہے تھے اب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمارے معبودوں کا ذکر اچھے الفاظ میں کردیا، ہم کو اقرار ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اللہ ہی زندگی اور موت دیتا ہے، وہی پیدا کرتا ہے اور رزق دیتا ہے لیکن ہمارے یہ معبود اللہ کے دربار میں ہماری سفارش کریں گے۔ اب جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو ان کا حصہ دے دیا تو اب ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔

جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے یہ کیا کیا کہ جو کلام میں آپ کے پاس اللہ کی طرف سے لایا تھا اس کے سوا دوسرے کلام کی لوگوں کے سامنے آپ نے تلاوت کی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر بہت غمگین ہوئے اور آپ کو اللہ کا بڑا ڈر لگا۔ اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت "وما ارسلنا من قبلک" نازل ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی عطا فرمائی ہے جو صحابی اس زمانہ میں حبش میں تھے ان کو جو اطلاع ملی کہ قریش نے بھی سجدہ کیا اور یہ بھی کہا گیا کہ قریش مسلمان ہوگئے تو ان میں سے اکثر لوگ اپنے اپنے قبائل میں واپسی کے ارادے سے چل دیئے اور بولے مکہ والوں سے ہمیں محبت ہے لیکن جب مکہ کے قریب پہنچے تو ان کو اطلاع ملی کہ اہل مکہ کے مسلمان ہونے کی جو خبر ان کو پہنچی تھی، وہ غلط تھی۔ چنانچہ یہ لوگ مکہ میں چھپ چھپا کر داخل ہوئے یا کسی کی پناہ لے کر۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو قریش نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس بات پر ندامت ہے کہ انہوں نے ہمارے معبودوں کی تعریف کیوں کی اور یہ دونوں حرف شیطان نے آپ کی زبان پر القا کیے اور ہر مشرک کی زبان پر بھی یہ لفظ تھا۔ اس لفظ کی وجہ سے مشرکین کا اور شر بڑھ گیا اور جو لوگ مسلمان تھے، ان پر بہت گراں گزرا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وما ارسلنا من قبلک من رسول" آپ سے پہلے بھی جن کو ہم رسول بنا کر بھیجتے ہیں ان پر حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر جاتے ہیں اور نبی جس کو نبوت الہام و خواب کے ذریعے سے ہو، ہر رسول نبی تو ہوسکتا ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوسکتا۔

بعض اہل تفسیر نے لکھا ہے جب اس نے پسند کیا، جب اس نے دلی خواہش کی جب اس نے دل ہی دل میں ایسی بات کی جس کا علم اس کو نہیں دیا گیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ "القی الشیطان" کا معنی ہے وسوسہ کا راستہ پالینا اور مراد نبی

میں (کچھ) ڈال دینا۔کوئی نبی ایسا نہیں ہوا کہ جب اس نے قوم کے ایمان لانے کی تمنا کی ہو اور شیطان نے اس کی تمنا میں کوئی ایسی بات نہ ڈال دی ہو، جو اس کی قوم کے لیے دل پسند ہو۔

اکثر اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ تمنی کا معنی ہے کہ پڑھا اور امنیه کا معنی ہے قرأت یعنی پیغمبر نے جب اللہ کی کتاب پڑھی تو شیطان نے اس کی قرأت میں مداخلت کی۔حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ایک شاعر نے کہا:

تمنی کتاب اللّٰہ اوّل لیلة وآخرها لاقی حمام المقادر

(شروع رات میں آپ نے کتاب اللہ کی تلاوت کی اور آخر رات میں موت مقدرہ سے ملاقات کی۔)

اس بات میں اختلاف ہے کہ کیا یہ نماز کے اندر تلاوت کی ہے یا باہر۔بعض حضرات نے کہا کہ نماز میں قرأت کی اور بعض نے کہا کہ نماز کے باہر قرأت کی۔

ایک شبہ اور اس کا جواب

سوال: یہ بات کیسے ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلاوت میں ایسی غلطی واقع ہو جائے؟ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے اور اصل دین میں آپ سے غلطی ممکن نہیں تھی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه" شیطان ان کے پاس نہیں آسکتا نہ آگے سے نہ پیچھے سے؟

جواب: علماء نے اس سوال کے مختلف جوابات دیئے ہیں۔

① بعض حضرات نے اس کا یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ نہیں پڑھے اور نہ ہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ الفاظ آپ کی زبان سے نکلتے سنے۔صرف شیطان نے (آپ کی آواز بنا کر) مشرکوں کے کانوں میں یہ الفاظ ڈال دیئے، مشرکوں نے خیال کرلیا کہ یہ الفاظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہے ہیں۔

② قتادہ کا قول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت اس وقت نیم بیہوشی کی تھی کہ القاء شیطانی کی وجہ سے یہ الفاظ آپ کی زبان سے سہواً نکل گئے لیکن فوراً ہی اللہ نے آپ کو متنبہ فرمادیا۔

③ بعض نے کہا کہ ایک شیطان جس کا نام ابیض تھا اس نے یہ حرکت کی تھی اور یہ ایک بڑی آزمائش تھی اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرح طرح سے آزمائش کرتا ہے۔"ثم یحکم اللّٰہ آیاته" پھر ہم اس کے بعد اپنی آیات کو اور مضبوط کرتے ہیں۔"واللّٰہ علیم حکیم"

لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ ۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ ؕ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ
56 وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ 57 وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّھُمُ اللّٰہُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ 58

ترجمہ (اور یہ قصہ اس لئے کیا ہے) تا کہ اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو ایسے لوگوں کے لئے آزمائش (کا ذریعہ) بنادے جن کے دل میں (شک کا) مرض ہے اور جن کے دل (بالکل) ہی سخت ہیں اور واقعی (یہ) ظالم لوگ بڑی مخالفت میں ہیں اور تا کہ جن لوگوں کو فہم (صحیح) عطا ہوا ہے وہ (ان اجوبہ اور نور ہدایت سے) اس امر کا زیادہ یقین کر لیں کہ یہ (جو نبی نے پڑھا ہے وہ) آپ کے رب کی طرف سے حق ہے سو ایمان پر زیادہ قائم ہو جاویں پھر اس کی طرف ان کے دل اور بھی جھک جاویں اور واقعی ان ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی راہ راست دکھلاتا ہے اور (رہ گئے) کافر لوگ (سووہ) ہمیشہ اس (پڑھے ہوئے حکم) کی طرف سے شک ہی میں رہیں گے یہاں تک کہ ان پر دفعۃً قیامت آ جاوے یا ان پر کسی بے برکت دن کا (کہ قیامت کا دن ہے) عذاب آ پہنچے بادشاہی اس روز اللہ ہی کی ہوگی وہ ان سب (مذکورین) کے درمیان (عملی) فیصلہ فرمائے گا سو جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور اچھے کام کئے ہوں گے وہ چین کے باغوں میں ہوں گے اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا تو ان کے لئے ذلت کا عذاب ہوگا (وہ فیصلہ یہ ہوگا) اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں (یعنی دین کے لئے) اپنا وطن چھوڑا پھر وہ لوگ (کفر کے مقابلہ میں) قتل کئے گئے یا مر گئے اللہ تعالیٰ ضرور ان کو ایک عمدہ رزق دے گا اور یقیناً اللہ تعالیٰ سب دینے والوں سے اچھا (دینے والا) ہے۔

تفسیر 53 "لیجعل ما یلقی الشیطان فتنۃ" آزمائش اور مصیبت۔ "للذین فی قلوبھم مرض" مرض سے مراد شک اور نفاق ہے۔ "والقاسیۃ" جامد ہیں۔ "قلوبھم" حق کے قبول کرنے سے وہ سخت ہیں اس سے مراد مشرک لوگ ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہا کہ مشرکین نے جو کچھ سنا تھا اس سے ان کو خوشی حاصل ہوئی تھی۔ پھر اس کلام کو ختم کر دیا گیا اور اس پڑھنے کی بناء پر ہم نے ان کی دشمنی میں مزید اضافہ ہی کیا اور ان لوگوں نے یہ گمان کیا تھا کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی طرف سے بیان کیا ہے۔ پھر ان کو اس بات سے ندامت حاصل ہوئی۔ "وان الظالمین" ظالمین سے مراد مشرکین ہیں۔ "لفی شقاق" اس سے مراد گمراہی ہے۔ "بعیدٌ"

54 "ولیعلم الذین اوتوا العلم" اس سے مراد توحید اور قرآن ہے۔ سدی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منسوخ کردہ احکامات کی تصدیق کرنا۔ "انہ" اس سے مراد محکم آیات قرآنی ہیں۔ "الحق من ربک فیؤمنوا بہ" یہ اعتقاد رکھو کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے۔ "فتخبت لہ قلوبھم" اس کے ذریعے سے اپنے دلوں میں سکون حاصل کرتے ہیں۔ "وانّ اللّٰہ لھاد الذین اٰمنوا الی صراط مستقیم" سیدھا راستہ اور وہ اسلام ہے۔

55 "ولا یزال الذین کفروا فی مریۃ منہ" وہ لوگ اس بات میں شک کے اندر پڑے ہوئے ہیں کہ یہ شیطان نے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے القا کیا اور وہ لوگ یہ کہتے ہیں ۔ پہلے انہوں نے ہمارے بتوں کے متعلق ذکر خیر کیا، پھر اس سے رجوع کرلیا۔ ابن جریج کا قول ہے کہ وہ قرآن کے بارے میں شک کرتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ دین (صراط مستقیم) کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ "حتّٰی تأتیھم الساعة بغتة" اس سے مراد قیامت ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد موت ہے۔

"او یأتیھم عذاب یوم عقیم" ضحاک اور عکرمہ کا اس بارے میں یہ قول ہے، ایسا دن جس کی رات نہیں ہوگی۔

یوم عقیم کی تفسیر

اکثر مفسرین رحمہم اللہ کے نزدیک یوم عقیم سے مراد بدر کا دن ہے اور ساعۃ سے مراد قیامت کا دن ہے۔ یوم بدر کو عقیم اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس دن کفار کو کوئی خیر حاصل نہیں ہوگی اور اسی طرح ریح عقیم بغیر بارش کے ہوا کو کہتے ہیں۔ لغت میں عقیم ممنوع کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے کہ کہا جاتا ہے رجل عقیم۔ جب اس کو اپنے بیٹے سے روک دیا گیا ہو۔ بعض نے کہا کہ اس عظیم کام میں اس کا کوئی مثل نہیں کہ وہ فرشتوں کے ساتھ قتال کرے۔ ابن جریج کا قول ہے کہ وہ رات تک انتظار نہیں کریں گے جب تک کہ شام سے پہلے پہلے وہ قتل نہ کردیے جائیں۔

56 "الملک یومئذٍ" اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ "للّٰہ" اس کے ساتھ کوئی جھگڑنے والا نہیں، اس کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں۔ "یحکم بینھم" پھر ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ "فالذین آمنوا وعملوا الصالحات فی جنات النعیم"

57 "والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا فاولئک لھم عذاب مھین"

58 "والذین ھاجروا فی سبیل اللّٰہ" جو لوگ اپنے وطن سے اور اپنے قبیلہ والوں سے اللہ تعالیٰ کی طاعت و فرمانبرداری میں اور اس کی رضا کے حصول کے لیے ہجرت کی۔ "ثم قتلوا او ماتوا" قتلوا تشدید کے ساتھ بھی ہے۔ "لیرزقنھم اللّٰہ رزقًا حسنًا" رزق حسن سے مراد جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو اور وہ جنت کا رزق ہے۔ "وانّ اللّٰہ لھو خیر الرازقین" بعض نے کہا کہ اس قول کا مطلب دوسری آیت سے واضح ہے۔ "بل احیاء عند ربّھم یرزقون"

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿59﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿60﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ ۢ بَصِيْرٌ ﴿61﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿62﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۟ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿63﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿64﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ